بعون صناع بیکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

الحمد للہ والمنہ کہ بار دیگر مثنوی
در اثبات عزاداری الموسوم

بماہ صفر

تنبیہ الخوارج

۱۳۰۴ھ

۲۲ نومبر ۱۸۸۶ء بمقام لکھنؤ محلہ وزیر گنج

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

رسالہ بغیۃ الخوارج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کہتی ہی دل زبان روح سی اوس پاک کی
حکم پر جسکی بنا قایم ہی ہفت افلاک کی

ہو ادہی سی آبرو انسان مشت خاک کی
تیز پروازی ہی اوس سی فہم اور ادراک کی

عرش و کرسی مہر و مہ جن و ملک بے اشتباہ
ہین یہ قدرت کی نمونی اوسکی وحدت کی گواہ

ہین دلیل اوسکی خدا ہونیکی گرچہ بیشمار
پر ہی ابلیس لعین کو اوسپہ حجت سو ہزار

یومنون بالغیب بس ہی مجھکو نقل کردگار
بے دلیل اوسکی تئین پہچانتی ہین دوستدار

اہل استدلال اوسکی معرفت سی دور ہین
یان بہی نابینا ہین بلکہ حشر تک مہجور ہین

نعت ختم المرسلین سب مومنونکی جان ہی
محبت اونکی اور اونکی آل کی ایمان ہی

بے شبہ شاہد ہماری قول پر قرآن ہی
ناجی اونہاری کی عالم مین یہی پہچان ہی

جو پیغمبر سے پہرا اور انکی آل پاک سے
ہو گیا ناپاک و بدتر ہر خس و خاشاک سے

میم کا پردہ ہی احمد اور احد کو بیان
ہی انا من نور قول مصطفےٰ دیکھو عیان

ورنہ دو اسم ایک مسمیٰ ہین نہ فرق و نشان
کہہ نہین سکتا ہون آگے ہی یہ اسرار نہان

برزخ کبرا حقیقت مین ہی ذات پنجتن
مصطفےٰ و مرتضیٰ زہراؑ حسینؑ و ہم حسنؑ

حضرت خیر الورا مخبر نما پر کہہ سلام
حضرت خاتون بنت مصطفےٰ پر کہہ سلام

حضرت شاہ ولایت مرتضیٰ پر کہہ سلام
اور سبطین رسول مجتبیٰ پر کہہ سلام

ہم نشین مصطفےٰ جو ہین صحاب باصفا
رحمت حق ہو اونہون کی روح پر صبح و مسا

حضرت بوبکر تہے اول خلیفہ یار غار
تہے غنی عثمان بعد اونکے سخی پرہیزگار

بعد اونکے تہے عمر فاروق عادل ذوالوقار
حرمت جان محمد تہے علیؑ دلدل سوار

تہے یہ چارون نیر اوج شرف اسلام کے
حامی و پشت و پناہ جان تہے خاص و عام کے

بعد حمد و نعت کے اسد علی اضعف العباد
ہین چار باب بصیرت حق شناس و حق نہاد

لکہتا ہی اس مختصر کو اپنے با حسن و اعتقاد
خوش ہون اسکو پڑہ کے اور خوش ہون [illegible]

چار باب اسمین مرتب کرکے از فضل خدا

نام تنبیہ الخوارج اس رسالہ کا رکھا

باب اول مین لکھا ہی دور آخر کا نشان — دوسرے مین ہی تشدد ذریات کوفیان
باب سیوم مین درود اور فاتحہ کا ہی بیان — ہی چہارم باب مین احوال ابنای زمان

یا رب اسکو کر تو مقبول طبع ہر خاص و عام
خاتمہ ایمان پہ کر میرا لیے خیر الانام

باب اول کا سنو احوال اب باگوش جان — اسکو جیسو آتا ہون پہلے از برای مومنان
تا خریدار و نیہ بہی ہو وہی نہ کچھ بار گران — بار دیگر کھول دینگی تجھپہ اسرار نہان

باب چارون فضل حق سی جسگہری چہپ جائینگی
تجہکو سارے خوارج اوس گہڑی شرمائینگی

اصل مطلب اب سنو اے مومنان با صفا — راویون نے اسطرح سی ہی کتابونمین لکھا
یعنی دور آخر مین لطف و احسان و عطا — ننگ و غیرت شرم و اخلاق و مروت و وفا

امتیاز آداب کم ہو جائیگا انسان سے
مرد و زن ہو جائینگے بدخو بتر حیوان سے

بر سر بازار کتون کی طرح روز و شبان — باپ اور بیٹے لڑینگے از برای استخوان
بیٹیان ماں باپ کو کوسینگی دینگی گالیان — بہائی کو ماریگا بہائی دشمنی سی جو بیان

مشغلہ مردونکی تئین ہوگا برے افعال کا
عورتون سی جو تئین لینگی مزہ انزال کا

ہوگا آخر دور مین علمائے دنیا کا فساد
چھوڑ کر تقلید خود کرنے لگینگے اجتہاد

اور تشبہ بت سے دینگے انبیا کو بد نہاد
بسکہ نا فہمو نکا دین ایمان ہوئینگے برباد

مال و دولت کی لئے ملجائینگے کفار سے
بیگناہو نکے گلے کٹوائینگے تلوار سے

مسجدین مال غصب سے سیکڑون بنوائینگے
سود اور رشوت کے پیسے لیکر حج کو جائینگے

اور ایسے فعل ظاہر ابنہ وہ دکھلائینگے
فاتحہ اور نیاز کا کھانا نہ ہرگز کھائینگے

اون سبھون مین ہونگی کثرت سے منافق اور شقی
اور اونمین ہونگے بعضے قاتل آل نبیؐ

دیکھنا لوگو لکھا ہے جو بالفعل ہی عالم کا حال
کجروی آسمان و سرکشی قوم جہال

ہو گئی اشراف ان و نونسے آخر پائمال
دیکھئے ہوتا ہے کب تک آیۂ قضیۂ الفصال

اپنی بدبختی سے یہ بے رحم شرماتے نہین
بے حجاب حضرت مہدی کو یہ جاتے نہین

ما اتیکم آیت قران کو یہ گمرہان
کسطرح پڑھتے ہین اور کرتے ہین کیا معنی بیان

بات سیدی کو اولٹے ہین مثل جاہلان
اسلئے تا اونکی بھی غارت کرین دلون جہان

کہتے ہین جو تم پکاری جا بجا بے نام و نشان
اوسکا کہنا ماور بنیا ہے سراسر ہذیان

ہاتہین سیدی معنی آس ایکی بلاشک بلا خلاف
پر سمجھنے مین تمہاری آگیا یہ اختلاف

اسلئے بکر ایسے پیرون کے ہو کر ذی انحراف ۔ فاتحہ او نیاز کی چیزون سے رہتے ہو معاف

گر سمجھ ایسی ہی ہے تو کیا کیا نفع پاؤگے تم
جاہلونکو راہ دوزخ کیون نہ دکھلاؤگے تم

یہ تو آیت ہے اونہونکی شان مین جو خود نما ۔ جو کہ بکرا مار کر کہاتے تھے بے نام خدا
ہم تو کرتے ذبح ہین جسکو بحکم کبریا ۔ کہہ کے بسم اللہ اور اللہ اکبر برملا

ہان بوقت ذبح گر کہتے کہ یا کلوا غلام
یا کسی دیگر کا لیتے نام تب ہوتا حرام

ہے یہی مفہوم اس آیت کا اے اعدائے دین ۔ جسطرح سے کہدیا ہمنے سمجھ لو بالیقین
تمنے جو سمجھا ہے اس آیت کا حاصل وہ نہین ۔ کیونکہ اوسمین سو طرحکی ہے قباحت ورنہ کمین

گر تمہارے فہم ناقص کی ہدایت پر چلین
جورو اور بیٹا کنیز اور مال و دولت چھوڑ دین

کیونکہ جب تو نے فلانی کی ہے عورت پیرزال ۔ یا کہ یہ لڑکا فلانے کا ہے کیا تیرا مقال
یا کہا یہ گاے ہے بالخصّی فلانے کا ہے مال ۔ ایسے کہنے سے حرام اب ہو گیا کر تو خیال

واہ کیا سمجھا ہے مطلب آیۂ قرآن کا
کان کاٹا اس جگہ پر اپنے شیطان کا

تتمہ جس چیز کا نام خدا پر ہو اگر ۔ ابتدا مین گر وہ کہلائے کسیکی کیا ہے ڈر
دیکھتے ہین ہم کسی کے خاتمہ کو دیدہ ور ۔ اہل ایمان ابتدا پر ہین نہین کرتے نظر

کیا قباحت گر جو بولے ہیں یہ بکرا شاہ کا
نام تو لیتے ہیں وقت ذبح بسم اللہ کا

ہے اگر یہ شرک کا کلمہ تو پھر کس منہ سے یار
گائے مفتی کی ہے قاضی کا ہے جا بھیڑ دار

کہتے ہو یہ مولوی صاحب کی ہے بکری ہی ازار
ہو گیا یہ بھی حرام اس شئ سے کرو اعتبار

کیونکہ بے نام خدا اسکو پکارا آپنے
شرک و بدعت کو کیا پیدا و بازار آپنے

کچھہ نہیں یہ سب تمہاری ہے حماقت کا سبب
دیکھہ لو گر آنکھہ رکھتے ہو نہیں ہے تعجب

جو تم ایسی بات بکتے ہو خلاف حکم رب
نام سے مالک کے ہر مملوک ہے اپنی ملقب

جسطرح کہتے ہو بکرا مولوی صاحب کا ہے
ویسہی کہتے ہیں یہ حضرت پیر صاحب کا ہے

فاتحہ میں کیا پڑا آپ کہو ایمان سے
وہ کلام اللہ ہے یا ہے کسی انسان سے

اوسپہ پڑھتے ہیں درود اور آیت قرآن سے
پھر حرام اوسکا سمجھنا ہے فقط حمقان سے

ایسی طیب چیز کو جو مدعی سمجھے حرام
راندۂ درگاہ مردود ازل ہے لا کلام

حیف ہے تحقیق میں تم پر فاتحہ ہے فعل بد
کس لئے پھر پڑھتے ہو پھر قرآن اللہ الصمد

اوسکو پڑھ پڑھنے سے طعام پاک ہوجاتا ہے رد
اب نماز و خلق تمہاری ہے نہیں ہرگز سند

کیونکہ تم اب ہو گئے منکر کلام اللہ سے

دشمنی کرنے لگے تم اولیا اللہ سے

اسم اعظم یا نبیؐ و یا علیؑ کو بیگمان
لفظ یا کا شرک گر ہوتا تو خلاق جہان

شور بختی ہے یہ ہین کہتے شرک ہے بد خصلتان
منصف مطلق ہین فرماتا نہ بہر مرسلان

قال یا موسیٰ و یا عیسیٰ و یا داؤد ہے
قال یا مریم قرآن مین ہر جگہ موجود ہے

کیسے کہو دل مین جو آتا ہی نہین کرتے خیال
شب برات عیدین کا بھی ہے ہمیشہ سے یہ حال

فاتحہ روزہ نماز اسلام کی ہی خاص چال
اسکو کرتے ہین سلف سے لوگ سب بے قیل و قال

مومن اور کافر کی ظاہر مین یہی پہچان ہے
جو بیرا اسکے نہین مومن ہے وہ شیطان ہے

اتفاق بس اہل اسلام مین مفقود ہے
کم کیا اتنا ولیکن معصیت افزود ہے

لطف و اخلاق و کرم کا باب سب مسدود ہے
ایک کے بغض و حسد مین دوسرا مردود ہے

غیر کا حق غاصبوں پر شیر مادر ہو گیا
ظلم و نخوت ناخدا ترسوں کا زیور ہو گیا

[illegible] سود و رشوت ہے جو کچھ شرع مین حرام
[illegible] لینے لگے اب خاص و عام

غیبت و مکر و خیانت رہزنی کفر و ظلم
عیب اسکا اوٹھ گیا دور فضا مین تمام

ہو نیت مین سبکی دولت ہو کسی عنوان سے
گنج قارون کا ملے مطلب نہین ایمان سے

ہے جو کچھ کہ فرض و واجب سنت خیر الورا
چھوڑ بیٹھے ہیں ہمیونکو حیلۂ شرعی لگا
متفق ہے جسپر یہ علماے دین بااصفیا
برخلاف اسکے لگے کرنے لواطت اور زنا

اور سب حکم پیمبر ہو گیا بالاے طاق
رہ گیا باقی فقط اب عقد ثانی اور طلاق

وعظ سے ان زر کشونکے ہے جو کچھ فہم و غبی
سمجھے سب ڈالنے لگے اون مسخرونکی پیروی
ہو گئے اپنے بزرگونکی طریقے سے بغی
اپنے گھر والونسے بیرحمی لگے کرنے شقی

جو شقی منکران سے دیگر نساؤن کو طلاق
عقد ثانی اونکا کر دینے لگے بالاتفاق

ایسے بدتر ہوں ہیں یارب الاماں الاماں
دشمن دین رہزن ناموس عصمت والایمان
جسکے دلمیں ہو نہیں ایمانکا نام و نشان
ہے جہنم ایسے لوگونکا ٹھکانا بیگمان

رہنما شہوت پرست لنسان کا ابلیس ہے
جو سکھاتا بیحیائی مکر اور تلبیس ہے

تمام شد رسالۂ تنبیہ الخوارج تصنیف عارف معارف خدا آگاہی
واقف رموز حقایق نامتناہی سید سندی جناب سید اسد علی
واولادی ابراہیم ادہم الملحق مذہب الحنفی مشرب القادری
در مطبع حسینی اثنا عشری محلہ فراشخانہ وزیر گنج لکھنؤ ا ماہ ذیحجہ
سنہ ۱۳۰۱ ہجری طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کہہ اے دل زبان سے تو اوس پاک کی
حکم سے جسکے بنا قائم ہے ہفت افلاک کی

ہے اوسی سے آبرو انسان مشت خاک کی
تیز پروازی ہے اوس سے فہم اور ادراک کی

عرش و کرسی مہر و مہ جن و ملک بے اشتباہ
ہیں یہ قدرت کے نمونے اوسکی وحدت کے گواہ

ہیں دلیل اوسکی خدائی کی اگرچہ بیشمار
پر ہے ابلیس لعین کو اوسپہ حجت سو ہزار

مومنون بالغیب بس ہے مجکو قول کردگار
بی دلیل اوسکے تئین پہچانتے ہیں دوستدار

اہل استدلال اوسکی معرفت سے دور ہیں
یان بھی نابینا ہیں بلکہ حشر تک مجبور ہیں

نعت ختم المرسلین سب دوستونکی جان ہے، | محبت اونکی اور اونکی آل کی ایمان ہے
یہی شبہ شاہد ہمارے قول پر قرآن ہے | ناجی اور ناری کی عالم میں یہی پہچان ہے،

جو پھرے ہیں پیر اور اونکے آل پاک سے
ہوگیا ناپاک وہ تر بتر خس و خاشاک سے

میم کا پردہ ہے احمد اور احد کے درمیان | ورنہ وہ اسم ایک مسمی ہے یہی تفسیر و بیان
ہے ناممکن نور قول و مصطفے دیکھو عیان | کہہ نہیں سکتا ہون آگے ہے یہ اسرار نہان

برزخ کبرای حقیقت میں جو ذات پنجتن
مصطفی اور مرتضی زہرا حسین و حسن

حضرت خیر الورا بعد خدا پر کہو سلام | حضرت شاہ ولایت مرتضی پر کہو سلام
حضرت خاتون بنت مصطفے پر کہو سلام | اور سبطین رسول مجتبی پر کہو سلام

ہم نشین مصطفے جو ہیں صحاب با صفا
رحمت حق ہو انہین کی روح پر صبح و مسا

بعد حمد و نعت کی استدعا اضعف العباد | لکھتا ہوں میں مختصر کہانی با حسن اعتقاد
ہیں چہار باب بہ ترتیب حق شناس و خوش نہاد | خوش ہون سب کو پڑھ کے اور خفا ہون سب حق نژاد

چار باب آئین مرتب کرکے از فضل خدا

نام تنبیہ الخوارج اس رسالہ کا رکھا

معرکہ سے کربلا کے شامیان پر دغا — بھاگ کر ملکو نمین جو جا کر بسے تھے جابجا
اونکی جو اولاد ہین اون سے زیادہ اشقیا — بعد مدت کے وہ آئی ہند مین ہو با آشنا

قومیت تبدیل کر اپنی دغون ز زور سے
یون کہان لوگون سے مین ہون آیا دور سے

تھے جو نا واقف اونکی اصل سے اکثر عوام — ہو گئے معتقد اونکے مرید ہو سنکر کلام
پر نہ سمجھے مولوی صاحب ہین یا اہل شام — کھل گیا آخر کو اونکا مکر عشرہ مین تمام

نام سنکر سبکو نین کا تھرا گئے
دیکھ عشرہ کی غلظت نخوت سے گھبرا گئے

سید الشہدا کا خون تھا جو بعینہ حلال — ہے اونھین کی نذر یا تو انکو محرم مین وبال
مرثیون مین بھی تعصب سے کرین ہین قیل و قال — تعزیہ کو دیکھتے ہی جل جاتی ہین سینہ خصال

کیا عجب گر تعزیہ کو بت کہین یہ سیاہ
اونکے اگلو نے کیا آل محمد کو تباہ

اصل مین جو بت ہے اوسکو دل سے رکھتے عزیز — مرد ہین اوس بت کے بندہ عورتین اوسکی کنیز
نقد زر ہے کم بہی تو شکل کو کرو تمیز — منصفی سے دیکھو وہ بت ہے یا کچھ اور چیز

ہان وہ بت چاندی کا ہی سو ہی مقبول ہے
یہ دلیل خود پرستی دوستون معقول ہے

بت اوسی کہتے ہین جسکی شکل ہو ریکانکی
تعزیہ یہ شکل کسکی ہے کہو ایسا نکی

شیر کی ہاتھی کی طائر کی کسی انسان کی
مولوی ہو کر کے باتین مت کرو دنیا کی

تعزیہ کیا ہم کو دشمن ہین سر شبیر کے
راست ہی علماء دنیا مدعی ہین پیر کے

تعزیہ کو بت کہین کیونکر اخوان یزید
بت پرست انکی تہی اگلی جان ملعون و پلید

باپ دادون نے کیا آقاسون کو شہید
بیخبر اسکی پڑہو جاکر بقرآن مجید

تعزیہ داری شعور قتل معصومان ہے
جو منع اسکو کری جلوا دی شیطان ہے

اسلیے عشری کا ہنگامہ ہی جب نمین شور و غل
قتل عشری مین ہوا روح روان ختم رسل

یعنے محشر مین ہین اقف سب سے آگے جزو کل
سب کا پیاسا تیغ دین کا گلشن احمد کا گل

تعزیہ داری سے تازہ ہی غم حسنین کا
زخم دل ہوتا ہی تازہ حاکم کونین کا

تعزیہ داری اگر موقوف ہو وے الامان
پھر کہان باقی رہی ایمان کا نام و نشان

راست ہو وہ بات کچھ اسمین نہین کذب و خلاف

ہی اگرچہ یہ بھی تشبیہات مین بے گفتگو
لیکن اسکو کہتے ہین تشبیہ بعض ورو
ویسی ہی تشبیہ بت ہی تعزیہ ای جاہلو
ورنہ کیا نسبت ہی بت تعزیہ کو دیکھو کو

کیا کرو تم ہو تمہاری فہم ناقص کا قصور
ہو گئی ہنستا ملت اسی سے بے شعور

تعزیہ فی الاصل نقل روضۂ شبیر ہے
یہ نہیں ہے کہ کسی ذی روح کی تصویر ہے
بلکہ اسمین خیر و برکت کی بھری تاثیر ہے
منکر اسکا بے شبہہ شیطان کا نخچیر ہے

تعزیہ دارون سے راضی ہین جناب فاطمہ
پنجتن کے ہاتھ پر ہوتا ہی انکا خاتمہ

شاید اسپر بھی جہالت سے کرو کچھ کلام
اور کہو کیا تعزیے مین رہتے ہین اگر امام
اب جواب اسکا سنو تم ای گروہ اہل شام
مسجدونکو کہتے ہین خانہ خدا کیون خاص و عام

جان لو جسطرح مسجد خانۂ اللہ ہے
ویسے ہی یہ روضہ سبط رسول اللہ ہے

تعزیہ کو کیا علاقہ ہی بت اصنام سے
ہی مبرہ صاف شرک کفر کے الزام سے
ہی بنا اسکی شہ و ترغیب کے الہام سے
پر عدو جلتے ہین بیشک تعزیہ کے نام سے

زیارت دشمن دین کی بھی پہچان ہے
تعزیہ اور تعزیہ دارونپہ اونکے طعن ہے

جسطرح وحدانیت مین حق کی البین نہین — پائی استدلال کو تھا نہی ہوہ ازراہ کین
ہے طلب کرنا دلیل اتنا کسیا ہو مکین — مومنون کے دلکو کرتا ہے وہ حجت سے غمین

ویسے ہی یہ تعزیہ سے پسر انکار ہین
شامیون کیطرح سے یہ آخر شر فے النار ہین

تو سجہ مین خدا اگر کرے کرتا ہے تمام — تعزیہ مین بھی نہین کرکے رہتے ہین امام
پر یہ احکام خدا کے ہین ہدایت مین انتظام — تعزیہ داری غم شبیر کا ہے انتظام

اہتمام غم جناب حضرت شبیر کو
شرک لیتے ہو بہت سخت تم بے پیر کو

گر حسین ابن علی ہو جہانمین نگہبان — قتل کرتے اونکو پھر یہ ذریات کوفیان
انہدام تعزیہ مین ہین بیجان حملہ کنان — تا زمانہ سے مٹادین اونکا کل نام و نشان

یہ زعام اونکا محض غلط اور خیال خام ہے
تعزیہ داری کا حامی مالک اسلام ہے

مومنون کے فائدہ ان سے ہے کرنا گفتگو — خود ہی غیبر مین یہین شرمندگی سے زرد رو

واحسینا کی صدا سے بہاگتے ہین دیکھو جسطرح لاحول سے بہاگین شیاطین چارسو

تعزیہ کو دیکھہ سکتے ہین نہین یہ بیحیا
اصل پر جاتے ہین اپنی یہ عدوے مصطفے

گو ہوئین بارہ سو برسین پر وہی تقریر ہے
نسل اونکے اب تلک ویسے ہی بے پیر ہے
کچھہ تفاوت بھی نہ آیا دیکھین کیسا شیر ہے
کیا عداوت کی الٰہی زور یہ تاثیر ہے

راست ہے یہ بات پیدا مار سے ہوتا ہے مار
دشمن طاؤس جو ہی مار سے ہے آشکار

کیون نہ عشرہ کو برا جانین گروہ اشقیا
ہے عیان جو کچھہ کہ انکے باپ دادون نے کیا
اہلبیت مصطفے کے ساتھہ جو کرب و بلا
یاد آتا ہے محرم مین انہین وہ ماجرا

اس لیئے یہ چاہتے ہین تعزیہ موقوف ہو
نیک نامی مین یزید ناخلف معروف ہو

منہ چڑہا لیتے ہین سنکر مرثیہ اہل عناد
جیسے معصومون سے چڑتا تہا شقی ابن زیاد
منفعل ہوتے نہین اپنی کیئے پر بدنہاد
بلکہ اسمین معترض ہوتے ہین دیکھو مستزاد

کہتے ہین یہ مرثیہ کیا ہے ہجو ہے سربسر
تبدعا سے یہ کلمہ بولتے ہین بدگہر

کہتے ہین گہر کا تمہارے حال جو ہے پنہان
ہم اوسے لکہکر کے غیرون مین کرین جا کر بیان
تم سنوگے اوسکو دل سی یا اوڑا دوگے یہان
ایسہی ہمکو سنبہوگی دلکا حال اوستاد

جبکہ ایسا امر ہم اور تم نہین کرتے پسند
کب پسند اسکو کرینگے دل سے شاہ ارجمند

اعتراض کو نہین پر مومنو کر لو نگاہ
چاہتے ہین پہونک سی گم ہو چراغ نور راہ
ظالم ہر پا ہونگے بزرگون کے خدا خود ہے گواہ
اوسکو حکمت سے دیکہو ہین چہپا رو سیاہ

یہ نہین چہپتا چہپانے سے تمہارے باغیو
خون ناحق ہے نبی زادون کا مخفی مت کرو

یہ تمہارا اعتراض اسکا محض بیکار ہی
کیا یہ ہی فعل شنیع جسمین ننگ و عار ہی
یہ وفا ہی غازیان سیار ہے
اسمین البتہ تمہین تو حجت و تکرار ہے

کیونکہ لوگون کے تمہاری اسمین ہوتی ہی ہتک
کچہہ کرو تم نا نہین یہ داغ لعنت حشر تک

مت کرو اس امر مین تم اعتراض اہل کین
اس الم سے ہین جناب فاطمہ اندوہگین
اسمین خاتون قیامت آپ ہین ماتم نشین
واقعہ کرب و بلا محشر تلک چہپتا نہین

جو چہپاوے اسکو گردن پر اوسیکے خون ہی